گینڈا، بندر اور مگرمچھ

ایک بہت بڑا جنگل تھا۔ اس میں چشمے، جھیلیں اور ندیاں بہتی تھیں۔ پانی کی فراوانی نے سارا جنگل ہرا بھرا کر رکھا تھا۔ چاروں اطراف اونچے، گھنے پیڑ، سبز گھاس کے میدان اور پہاڑیاں، شاداب جھاڑیاں، پھولدار اور پھل دار درخت تھے۔ ہر طرح کے چوپائے، پرندے، کیڑے مکوڑے پرسکون زندگی گزار رہے تھے۔ ندیوں میں رنگ برنگی مچھلیاں اور دیگر آبی جانور موجود تھے۔ قدرت کا ایک توازن تھا، جس نے جنگل کو شہکار بنا ڈالا تھا۔ دور دور سے پرندے اور جانور، خوراک اور بہتر زندگی کے لئے وہاں منتقل ہوتے رہتے تھے۔ جنگل کا بادشاہ ایک حد درجہ سمجھدار بندر تھا۔ اس نے اپنی بے مثال ذہانت کے بل بوتے پر جنگل میں کڑا نظام نافذ کر رکھا تھا۔ کبوتروں اور فاختاؤں پر مشتمل جھنڈ پورے جنگل پر محو پرواز رہتے اور پل پل کی خبر سے حاکم بندر کو آگاہ رکھتے تھے۔ بندر دیگر ذرائع سے خبر کی ہمیشہ تصدیق کراتا تھا۔ نظام انصاف ایسا سخت کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ شیروں کے گروہوں کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ کسی جانور کا بلا ضرورت اور بغیر اطلاع شکار کریں۔ انہیں صرف اتنا ہی شکار کرنے کی اجازت تھی جو ان کی ضرورت کے مطابق ہو۔ ایک دن، چیتے نے اپنی طاقت کے زعم میں ہرن کے ایک بچے کو مار ڈالا اور کھانے کی بجائے اسے وہیں چھوڑ دیا۔ دراصل یہ شکار نہیں تھا بلکہ چیتے کا ظلم، تکبر اور قانون شکنی تھی۔ ایک فاختہ نے اس ظلم کی اطلاع بادشاہ کو دی۔ بندر بادشاہ نے ہرن کو طلب کر کے معلومات حاصل کیں۔ ثبوت و شواہد جمع کرائے گئے۔ پوری تحقیقات کے بعد بادشاہ نے عدالت لگائی۔ گینڈے کو حکم دیا کہ چیتے کو فوراً پیش کرو۔ گینڈے نے حکم کی تعمیل کی اور چیتے کو عدالت کے روبرو پیش کر دیا۔ بادشاہ بندر نے کیس کی سماعت مکمل کی۔ ہرنی کی شکایت اور فاختہ کی اطلاع درست نکلی۔ بندر رول آف لا کا ماڈل تھا۔ اس کی عدالت نے حکم دیا کہ مجرم چیتے کو اندھا کر دیا جائے اور اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے۔ عدالت کے حکم پر عقاب نے چیتے کی آنکھیں نکال دی اور ایک گرانڈیل گوریلے نے چیتے کی ٹانگ چبا کر کاٹ ڈالی۔ ہرن کو انصاف مل گیا، اس کا معصوم بچہ تو واپس نہ مل سکا۔ مگر چیتے جیسے طاقتور جانور کو اس کے ظلم کی سزا فی الفور مل گئی۔ یوں فوری، بروقت اور راست انصاف سے جنگل میں ہر طرف امن ہی امن تھا۔

بندر نے جنگل میں تمام حفاظتی تدابیر بھی کر رکھی تھیں۔ گینڈوں کا ایک گروہ بنایا ہوا تھا۔ جو ہر دم چوکس رہتا تھا۔ کسی بھی خطرے کی خبر ملتے ہی وہ گروہ، موقع پر جا کر تمام حفاظتی معاملات خود درست کرتا تھا۔ اگر کسی دوسرے جنگل سے آنے والے جانور نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی ہوتی، تو اسے عدالت میں پیش کر کے نشان عبرت بنا دیا جاتا تھا۔ گینڈوں کے حفاظتی دستوں کے علاوہ، مگرمچھوں کا ایک گروپ جھیلوں اور ندیوں میں ہر دم موجود رہتا تھا تاکہ آبی نظام رواں رہے۔ گینڈوں، مگرمچھوں، عقابوں کے حفاظتی گروہوں کی مستعدی اور فرض شناسی کے باعث جنگل میں امن قائم تھا۔

اقتدار کی طوالت کے ساتھ بادشاہ بھی بوڑھا ہوتا چلا گیا، اب اسے فکر تھی کہ اس کے بعد جنگل کو اتنے بہتر طریقے سے کون چلائے گا۔ اس کا ایک بیٹا حد درجہ سمجھدار اور دانا تھا۔ بوڑھے بندر کا خیال تھا کہ اسے اپنا جانشین مقرر کر دے۔ مگر ایک مسئلہ پیدا ہو گیا تھا۔ بادشاہ کی متعدد بیویاں تھیں اور کثیر اولاد کا مالک تھا۔ اس کی ایک ملکہ ساتھ والے جنگل سے آئی تھی۔ اس کا رنگ بھورے کی بجائے سفید تھا۔ اس کا ایک ہی بیٹا تھا۔ سفید ملکہ چاہتی تھی کہ اس کا نالائق بیٹا بادشاہ بنے۔ بوڑھے بادشاہ کو اپنا نالائق بیٹا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ اب سفید ملکہ نے سازش شروع کی۔ اس نے رات کی تاریکی میں گینڈوں کے سردار کو بلایا اور بادشاہ کی علالت، حکمرانی کی خامیاں اور اپنے سوتیلے بیٹوں کی کمزوریاں بتائیں۔ گوری بندریا نے گینڈے کو کہا کہ آدھا جنگل تمہیں دے دوں گی جس پر تمہاری حکومت ہو گی۔ بس شرط صرف یہ ہے کہ تم بادشاہ اور اس کے ذہین ولی عہد کو راستے سے ہٹا دو اور میرے نالائق بیٹے کو تخت نشین کرا دو۔ جیسے ہی میرا بیٹا بادشاہ بنے گا۔ وہ پہلا حکم ہی یہ کرے گا کہ جنگل کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک حصے کا حاکم وہ ہو گا اور دوسرے حصے پر تمہاری حکومت ہو گی۔ گینڈا یہ سب کچھ مان گیا۔ اس نے بادشاہ اور ولی عہد کو کچلنے کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔

مگر یہاں، ایک اور کھیل شروع کیا گیا۔ مکار ملکہ نے خاموشی سے مگرمچھ کو بلایا اور اسے کہا کہ میں تمہیں تمام جھیلوں اور آبی ذخائر کا حکمران بنانا چاہتی ہوں اور جنگل کا ایک حصہ بھی بطور جاگیر عطا کروں گی۔ بس تم نے میرے حکم اور میرے بتائے ہوئے وقت پر گینڈوں کے سردار پر حملہ کرنا ہے، اسے پانی میں لے جا کر ڈبو دینا ہے۔ مگرمچھ نے بھی ملکہ کو ہاں کر دی۔ اب سازش مکمل طور پر برپا ہو چکی تھی۔ ایک شام کو موقع پا کر، ملکہ نے گینڈے کو بلایا اور سوئے ہوئے بادشاہ اور ولی عہد کو پاؤں تلے کچلوا دیا۔ ملکہ نے چالیس دن سوگ منایا۔ پھر اپنے نالائق بیٹے کو باشاہ بنا دیا۔ اب منصوبے کا دوسرا مرحلہ شروع ہوا۔ وعدے کے مطابق، گینڈے نے آدھے جنگل کا مطالبہ کیا۔ ملکہ نے جواب دیا کہ ضرور، یہ تو ہمارے درمیان طے ہے۔ آپ ایسے کریں کہ کل صبح، جھیل کے کنارے آ جائیں۔ وہاں اعلان کروں گی کہ آدھا ملک آپ کا ہے۔ گینڈا وقت مقررہ پر وہاں پہنچ گیا۔ ملکہ نے مگرمچھوں کو اطلاع کر رکھی تھی، گینڈا پہنچا تو مگرمچھوں کے غول نے اس پر حملہ کر دیا۔ اسے زبردستی پانی میں لے جا کر مار ڈالا۔ ملکہ اور اس کے بادشاہ بیٹے نے مگرمچھ کو پورے آبی ذخائر اور جنگل کا ایک حصہ بخش دیا۔ مگر ملکہ اور اس کا بادشاہ بیٹا، یہ ادراک نہ کر سکے کہ مگرمچھ کے دل میں اب پورے جنگل پر بادشاہت کا سودا سمایا ہوا ہے۔ ایک دن، مگرمچھ نے ملکہ اور ولی عہد کو گہری جھیل کے دورے کی دعوت دی۔ ملکہ اور اس کا بادشاہ بیٹا، مگرمچھوں کے درمیان جھیل میں چلے گئے۔ اور مگرمچھوں کے تیار کردہ خوبصورت اور وسیع تخت پر براجمان ہو گئے۔ پھر اچانک خونخوار مگرمچھوں نے ملکہ اور بادشاہ حملہ کر کے ان کی تکہ بوٹی کر ڈالی۔ اب مگرمچھ ظلم کی بنیاد پر جنگل کے حکمران بن گئے۔ ان کے ظلم کی وجہ سے ہرا بھرا جنگل تھوڑے عرصے میں برباد ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا تو مگرمچھ بھی بھوک کی وجہ سے مر گئے۔

نوٹ: اس فرضی کہانی کا پاکستان کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔